فوت شدگان کے لئے دعائے مغفرت کی اہمیت

مدرس : پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : ((**مَا الْمَيِّتُ فِی الْقَبْرِ اِلَّا کَالْغَرِیْقِ الْمُتَغَوِّثِ یَنْتَظِرُ دَعْوَۃً تَلْحَقُہٗ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِیْقٍ، فَاِذَا لَحِقَتْہُ کَانَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا، وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیُدْخِلُ عَلٰی اَھْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ اَھْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ، وَاِنَّ ھَدِیَّۃَ الْاَحْیَاءِ اِلَی الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَھُمْ**)) (رواہ البیھقی فی شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’قبر میں مدفون مردے کی مثال بالکل اُس شخص کی سی ہے جو دریا میں ڈوب رہا ہو اور مدد کے لئے چیخ پکار رہا ہو۔ وہ بے چارہ انتظار کرتا ہے کہ ماں یا باپ یا بھائی یا کسی دوست آشنا کی طرف سے دعائے رحمت و مغفرت کا تحفہ پہنچے۔ پس جب کسی طرف سے اس کو دعا کا تحفہ پہنچتا ہے تو وہ اس کو دنیا ومافیہا سے زیادہ عزیز و محبوب ہوتا ہے ——— اور دنیا میں رہنے بسنے والوں کی دعاؤں کی وجہ سے قبر کے مردوں کو اتنا عظیم ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے جس کی مثال پہاڑوں سے دی جا سکتی ہے ——— اور مردوں کے لئے زندوں کا خاص ہدیہ ان کے لئے دعائے مغفرت ہے‘‘۔

بخشش اور مغفرت کا ہر شخص محتاج ہے‘ کیونکہ کوئی شخص بھی اپنے نیک اعمال کی بدولت نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ کسی شخص کے اعمال اس درجہ کامل نہیں ہو سکتے کہ وہ جنت کا مستحق قرار دیا جا سکے‘ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہر بندے پر اتنے احسانات ہیں کہ وہ حد درجہ عبادت اور فرمانبرداری کر کے بھی ان کا بدلہ نہیں اتار سکتا۔ لہٰذا یہ تعلیم دی گئی ہے کہ بندہ اللہ کے احکام کی ممکن حد تک تعمیل کرے اور ساتھ ہی ساتھ اپنی کوتاہیوں پر بخشش بھی مانگتا رہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک بار ارشاد فرمایا تھا کہ کوئی بندہ اپنے اعمال کی بدولت جنت میں نہیں جا سکتا۔ جب کسی نے پوچھا کہ کیا حضور ﷺ آپ بھی؟ تو آپؐ نے فرمایا: ’’ہاں

میں بھی اِلّا یہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے ڈھانپ لے"۔ اس سے معلوم ہوا کہ معروف کی پیروی کرنا اور منکرات سے بچنا انتہائی ضروری ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ مغفرت کی درخواست کرنا بھی ہر وقت کا معمول ہونا چاہئے کیونکہ یہ عمل اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے کہ بندہ نیک اعمال اختیار کرنے کے باوجود اپنی کوتاہیوں غلطیوں اور خامیوں پر اس کے سامنے عاجزی کا اظہار کرتا رہے اور بخشش مانگتا رہے۔ خود قرآن مجید میں استغفار کی تاثیر ان الفاظ میں مذکور ہے:

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ (الانفال:۳۳)

"اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ وہ بخشش مانگیں اور پھر بھی وہ انہیں عذاب دے"۔

چنانچہ ہر بندے کو اِس سہولت سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ احادیث میں وارد ہے کہ خود رسول اللہ ﷺ ہر دن میں کثرت کے ساتھ استغفار کرتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"خدا کی قسم! میں دن میں ستر دفعہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ اور استغفار کرتا ہوں"۔ (صحیح البخاری)

اپنے لئے بخشش مانگنا تو ہے ہی مگر دوسروں کے لئے بخشش کی دعا کرنے کی بھی تلقین کی گئی ہے۔ اور اس مضمون کو نہ صرف قرآن مجید میں محکم کہا گیا ہے بلکہ استغفار کے کلمات بھی سکھائے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر:

﴿رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾ (ابراھیم:۴۱)

"اے ہمارے پروردگار! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو حساب کے دن"۔

نیز دوسروں کے لئے بخشش مانگنا خود اپنے حق میں بھی بے انتہا مفید ہے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو بندہ عام ایمان والوں اور ایمان والیوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگے گا اس کے لئے ہر مومن مرد و عورت کے حساب سے ایک ایک نیکی لکھی جائے گی"۔ (معجم کبیر للطبرانی)

جو شخص فوت ہو جاتا ہے اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے اب وہ کوئی نیک کام نہیں کر سکتا۔ نہ وہ نمازیں پڑھ سکتا ہے نہ روزے رکھ سکتا ہے نہ وہ مسکین کو کھانا کھلا سکتا ہے اور نہ ہی کسی ضرورت مند کے کام آ سکتا ہے مگر نیکیوں کی اسے ضرورت ہوتی ہے۔ اب یا تو اسے باقیات الصالحات نفع پہنچا سکتی ہیں یا پھر پیچھے رہنے والوں کا استغفار اس کے لئے فائدہ

مند ہوسکتا ہے۔ باقیات الصالحات سے مراد تو مرنے والے کے وہ نیک اعمال ہیں جن کی نفع رسانی جاری ہے ۔مثلاً کسی کو نیک کام پر لگایا' تو جب تک وہ نیک عمل کرتا رہے گا اس شخص کو بھی اس کا ثواب ملتا رہے گا۔ کسی کو دین کا علم سکھایا اور اس نے آگے دوسروں کو وہ علم سکھایا' یا مسجد' مدرسہ یا ہسپتال قائم کر دیا اور اس سے لوگوں کو مسلسل فائدہ پہنچ رہا ہے تو ان نیکیوں کا ثواب مرنے والے کو بھی لگا تار پہنچتا رہے گا۔ اندازہ کیجئے کہ جب وہ خود دار العمل سے گزر چکا اور اب وہ کسی طرح کی نیکی از خود نہیں کر سکتا تو اس کو پیچھے کی ہوئی نیکیوں کا ثواب ملے گا تو اس کی روح کو کس قدر خوشی ہو گی! اسی طرح مرنے والے کے پیچھے رہنے والے جب اس کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں تو اس کا بھی اسے حد درجہ فائدہ پہنچتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی مومن فوت ہوتا ہے تو دفن ہونے سے پہلے اس کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے جو نہ صرف اس کے لئے مغفرت کی دعا ہے بلکہ جملہ زندوں اور مُردوں کے حق میں بھی بخشش کی التجا ہے۔ یہ نمازِ جنازہ میت کے لئے بخشش کا باعث تو ہے ہی خود نماز جنازہ پڑھنے والا بھی اللہ کے ہاں بڑا اجر پاتا ہے۔ حضرت مالک بن ہبیرہ ؓ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان بندے کا انتقال ہو جائے اور مسلمانوں کی تین صفیں اس کی نماز جنازہ پڑھیں (یعنی اس کے لئے مغفرت کی دعا مانگیں) تو ضرور ہی اللہ تعالیٰ اس بندے کے واسطے (مغفرت) واجب کر دیتا ہے''۔ (سنن ابی داوٗد)

اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد مروی ہے کہ ''جس میت پر مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت نماز پڑھے جن کی تعداد سو تک پہنچ جائے اور وہ سب اللہ کے حضور میں اس کے لئے سفارش کریں' یعنی مغفرت اور رحمت کی دعا کریں' تو اُن کی یہ سفارش اور دعا ضرور ہی قبول ہو گی''۔ (صحیح مسلم)

اسی طرح اور بھی بہت سی احادیث میں نماز جنازہ پڑھنے اور میت کے حق میں دعائے مغفرت کرنے کی فضیلت مذکور ہے۔

زیر درس حدیث میں مُردے کی بے بسی کو واضح کیا گیا ہے کہ گویا وہ ڈوبنے والے کی مانند ہے جو مدد کے لئے چیخ و پکار کر رہا ہو کہ کوئی اس کی مدد کو پہنچے' کیونکہ مرنے والا خود تو کسی طرح کا عمل کر نہیں سکتا البتہ زندہ لوگ اس کے لئے بخشش کی دعا کر کے اس کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں' چنانچہ مرنے والا اس بے بسی اور بے چارگی میں انتظار کرتا ہے کہ اس کے ماں باپ' بھائی یا کسی دوست کی طرف سے اسے مغفرت اور رحمت کی دعا کا تحفہ پہنچے اور اس

آڑے وقت میں اس کے کام آئے۔ پس اُس عالَم میں جب کسی زندہ کی طرف سے اسے دعا کا تحفہ پہنچتا ہے تو وہ اسے دنیا و مافیہا سے زیادہ عزیز اور محبوب ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ ایسی پائیدار نیکیاں کرو جو مرنے کے بعد بھی مسلسل ثواب کا سبب بنیں اور اپنے موتیٰ کے لئے کثرت کے ساتھ دعائے مغفرت کرو تا کہ بے بسی کے وقت ان کے کام آسکیں۔ پھر اس حدیث میں آپ نے دیکھا کہ زندوں کی طرف سے استغفار کے اس تحفہ پر قبر والوں کو اتنا ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے جس کی مثال پہاڑوں سے دی جا سکتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ استغفار کے جن الفاظ کو ہم زبان پر بڑے ہلکے پھلکے محسوس کرتے ہیں اہل قبور کے حق میں ان کا منافع بے حد وحساب ہے۔

استغفار کے الفاظ کے اختصار اور زبان سے ادائیگی میں سہولت کی وجہ سے عام آدمی اس کی اہمیت کا اندازہ نہیں لگا سکتا اور مطمئن نہیں ہو پاتا' لہٰذا اہلِ قبور کو ایصالِ ثواب کے لئے لوگ مختلف ناموں سے تقریبات منعقد کر کے اپنے آپ کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح وہ وقت بھی صرف کرتے ہیں' پیسے بھی خرچ کرتے ہیں اور طرح طرح کے تکلفات سے بھی کام لیتے ہیں' مگر یہ طریقے نہ تو مسنون ہیں اور نہ ہی ان پر اجر کا وعدہ ہے' بلکہ علمائے حق کے نزدیک یہ سراسر بدعات ہیں۔ پھر اصل کو چھوڑ کر بے اصل کی طرف رجوع کرنا ہرگز دانش مندی نہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اہل قبور کو نفع پہنچانے کا وہ آسان' سہل اور ہلکا پھلکا طریقہ اختیار کریں جو مسنون ہے اور جس کا فائدہ موعود اور یقینی ہے' کیونکہ اس کی خبر خود رسول اللہ ﷺ نے دی ہے۔ ہاں' استغفار کے علاوہ کوئی ایسا نیک کام کرنا جس میں مال خرچ ہوتا ہو' ایسے نیک کام بھی علماء کے نزدیک اہل قبور کو ثواب پہنچانے کے لئے کرنا جائز ہیں' مثلاً کسی فوت شدہ عزیز کی طرف سے کسی بھوکے کو کھانا کھلانا' غریب مسکین کی امداد کرنا' ضرورت مند کو کپڑا پہنانا' افادۂ عام کے لئے دواخانہ بنانا' دینی مدارس کے طلبہ پر خرچ کرنا' مسجد بنوانا' مسجد کی ضروریات پر خرچ کرنا وغیرہ۔ یہ وہ کام ہیں جن میں پیسے تو خرچ ہوتے ہیں مگر کسی تقریب کے منعقد کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ پھر اسلام کا مزاج بھی یہی ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں کو مشکلات میں نہیں ڈالتا' بلکہ سہولت اور آسانی کی تعلیم دیتا ہے اور بے جا اخراجات اور فضول کاموں میں تضییع اوقات سے روکتا ہے' بلکہ بلاضرورت خرچ کرنے والوں کو تو قرآن میں اخوان الشیطین (شیطانوں کے بھائی) کہا گیا ہے۔ چنانچہ ہمیں چاہئے کہ اپنے فوت شدگان کے حق میں دعائے مغفرت پر اکتفا کریں اور اس کی تاثیر پر یقین رکھیں کہ یہی رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔